بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۷

تاریخ ۳۲ (تبلیغی)

اَلفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشآء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵	۱۷ ماہ وفا ۱۳۲۶ھش	۲۷ شعبان سنہ ۱۳۶۶ھ	۱۷ جولائی سنہ ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۶۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمدللہ

مولوی جلال الدین صاحب شمس کے ہاں ۱۶/۱۵ کی درمیانی شب لڑکا تولد ہوا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فلاح الدین نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

ہندو دھرم کے لئے کوئی مستقبل نہیں

گاندھی جی نے اپنی ایک پرارتھنائی تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ انگریزوں نے چھوت چھات کو دور نہیں کیا۔ بلکہ خود ہندوؤں نے دور کیا ہے۔ اور اس پر ناز کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہندو دھرم زندہ اور قائم رہے گا۔

سوال یہ ہے کہ کیا چھوت چھات دور ہو گئی ہے؟ اگر یہ صحیح ثابت ہو تو پھر کہیں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اس کو کس نے دور کیا ہے انگریزوں نے یا ہندوؤں نے۔ گاندھی جی کا یہ دعوےٰ کہ چھوت چھات دور ہو گئی ہے۔ حقیقت سے اتنا ہی دور ہے جتنا یہ کہنا کہ امریکہ کے ایک سائنسدان نے چاند تک سیڑھی لگا دی ہے۔ اور اب امریکہ والے چاند میں منتقل ہو گئے ہیں۔ ابھی دو روز کی بات ہے۔ کہ احمد آباد میں جو گاندھی جی کا اپنا شہر ہے۔ تعلیم یافتہ اونچ جاتی طلباء نے اس لئے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ کہ ان کو ہریجنوں کے ساتھ کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور کہ ان اونچ جاتی ہندو طلباء کا مطالبہ بمبئی کے ہندو وزیر اعظم نے تسلیم کر لیا۔ اور کہا کہ کسی کو دوسروں کے ساتھ کھانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

گاندھی جی کا خیال ہے کہ چونکہ وہ بھنگی بستی میں مقیم ہیں۔ اور مدراس گورنمنٹ نے چند مندر اچھوتوں کے لئے کھول دیئے ہیں۔ اور چھوت چھات کے خلاف قانون بنا دیا ہے۔ اس لئے اب چھوت چھات دور ہو گئی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جو مندر اچھوتوں پر کھولے گئے ہیں۔ وہاں سے اونچ جاتیوں نے اس خیال سے کہ اچھوتوں کی وجہ سے ناپاک نہ ہو جائیں۔ مورتیاں ہی مندروں سے اٹھا لی ہیں۔ کیا یہی اچھوت ادّھار ہے جس پر گاندھی جی اتنا ناز فرما رہے ہیں پھر گاندھی جی کا یہ دعوےٰ تو نہایت ہی عجیب ہے۔ کہ چونکہ ہندوؤں نے چھوت چھات کو دور کر دیا ہے۔ اس لئے یقین ہے کہ ہندو دھرم زندہ اور قائم رہے گا۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر چھوت چھات دور ہو جائے۔ تو ہندو دھرم رہیگا ہی کب کہ اس کی زندگی اور قیام کا حکم لگایا جا سکے۔ ہندو دھرم ایک مردہ ہے۔ جس کو گاؤ پرستی اور چھوت چھات کے جادو سے زندہ دکھانے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر گاؤ پرستی اور چھوت چھات ہندو دھرم سے حذف کر دیئے جائیں۔ تو چند فرسودہ اور ناکارہ فلسفیانہ خیالات کے ہندو دھرم میں رہ کیا جاتا ہے۔ اور یہ فلسفیانہ خیالات جو چند تعلیم یافتہ ہندوؤں کے دھرم کی بنیاد ہیں مغربی اثر کے ماتحت ان کو کشاں کشاں اس دہریت کے تاریک غار میں لے جا رہے ہیں۔ جس میں مغربی عقلیت پرست گرے ہوئے ہیں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ تعلیم یافتہ ہندو نسل و وطن کی زنجیروں میں جکڑا کر رہ جائے گا۔ اور اس کا انجام بھی وہی ہوگا۔ جو اہل مغرب کا ہو رہا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ ہندوؤں میں ایسے لوگ نہیں ہیں۔ جو صراط مستقیم کی تلاش میں ہیں ضرور ہیں۔ لیکن ان کی راہ نمائی کرنے والا کوئی نہیں۔ ان آخرالذکر میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اسلام کی آغوش میں آ سکتے ہیں۔ لیکن ان تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچایا گیا۔ ان میں سے بہت سی ایسی روحیں ہیں۔ جو اسلام کی موٹی موٹی خوبیوں مثلاً مساوات وغیرہ سے متاثر ہو چکی ہیں۔ لیکن انہیں اسلام کا پورا ادراک حاصل نہیں ہوا۔ پھر بعض جن کو اسلام کا تصور ہے بھی ان کو رسم و رواج اور حمیت جاہلیہ کی جکڑبندیاں گرفتار کئے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں میں زیادہ تر پروفیسر اور وہ ہندو ہیں۔ جن کو کسی حد تک سیاسی یا تمدنی اقتدار حاصل ہے۔ ان کی صورت میں صداقت پرانی نسلاً بعد نسلٍ کی عادات پر ابھی غالب نہیں آ سکی۔ اگر کسی طرح ان لوگوں میں قبول اسلام کی رو چل پڑے تو یقیناً تھوڑے عرصہ میں ہزاروں تعلیم یافتہ ہندو حلقہ بگوش اسلام ہو سکتے ہیں۔ اور گاندھی جی اور دوسرے نسل و وطن کے پرستار لیڈروں کی خوش فہمیاں کہ ہندو دھرم زندہ اور قائم رہے گا۔ غلط ثابت ہو سکتی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ دوسرے ہندو لیڈروں کی طرح گاندھی جی بھی سمجھتے ہیں۔ کہ موجودہ روشنی کے زمانہ میں ہندو دھرم کی تاریکیاں زندہ اور قائم نہیں رہ سکتیں۔ ان کا یہ بلند بانگ دعوےٰ اسی قسم کا ہے۔ جس طرح ڈوبتا ہوا انسان تنکے کا سہارا بھی بہت سمجھتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ ان لیڈروں کی بڑی کوشش ہے۔ کہ تبدیل مذہب پر پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ اور اگر ان کا بس چلے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

تووہ سرے سے تبدیل مذہب کو قانوناً بالکل ممنوع قرار دے دیں۔ اگر ہندو دھرم میں زندہ اور قائم رہنے کی سکت باقی ہوتی۔ توایسی پابندیوں کا خیال بھی ان کے دل میں نہ آتا۔ دراصل یہودیت کی طرح ہندو دھرم کے لئے بھی

اب کوئی مستقبل نہیں۔ گاندھی جی کا ہندو دھرم کے احیاء کا اعلان ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ گھپ اندھیر میں تنہا انسان ڈر کر گانے لگتا ہے۔ اور اپنی آواز کو دوسرے کی آواز تصور کرکے تسلی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعاء

مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجریا لکھتے ہیں کہ وہ دیرینہ مقدمہ جو ۱۹۴۳ء سے مخالفین احمدیت کے ساتھ جاری ہے۔ اس کے فیصلہ کی آخری تاریخ ۲۱ رجولائی مقرر ہوئی ہے۔ یہ مقدمہ نہایت اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ اور ہماری تبلیغی مساعی پر بہت زیادہ اثر انداز ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں اس میں کامیاب کرے۔ آمین۔

دارالانوار کی سڑکیں

دارالانوار کی ۷۵ فٹ بڑی سڑک پبلک سڑک ہے۔ اس کے سوا دارالانوار کی تمام سڑکیں پرائیویٹ ہیں۔ جو اہل محلہ کی ضروریات کے لئے دارالانوار کمیٹی نے بنائی ہیں۔ حسب معمول ۶۰ فٹ والی سڑک ۱۹ رجولائی ۱۹۴۷ء کو بند کردی جائیگی۔ لہذا سوائے اہل محلہ کے دوسروں کو گذرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

سیکرٹری دارالانوار کمیٹی

حضرت میر محمدؐ اسماعیل صاحب کی تشویشناک علالت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ حضرت میر محمدؐ اسماعیل صاحب ایک عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ ابھی تک بیماری میں کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احباب حضرت میر صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

نواب زادہ میاں محمدؐ احمدؐ صاحب کی صاحبزادی راشدہ بیگم صاحبہ جگر کی بیماری کی وجہ سے چار پانچ روز سے بیمار ہیں۔ اور بخار بھی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مطالبۂ وقف جائیداد

وقف کردو جائیدادیں دوستو ؁ دیں کی خاطر مومنوں آگے بڑھو
جو وفا کا عہد تھا تم نے کیا ؁ آگیا ہے وقت وہ پورا کرو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ (جائیداد کا) وقف تو ایسا ہے۔ کہ ہم یہ مطالبہ نہیں کرتے۔ کہ ہمیں جائیدادیں دے دو۔ صرف پابند کرتے ہیں۔ کہ جب اور جتنا مطالبہ کیا جائے گا۔ وہ پیش کردیں گے۔ یہ ادنیٰ سے ادنیٰ قربانی ہے۔ یہ اقرار تو دراصل وہ ہے۔ جو ہر شخص احمدیت میں داخل ہوتے وقت کرتا ہے۔ اور اب ایسا کرنا گویا اس اقرار کو دوہرانا ہے۔ جو ہر احمدی نے جماعت میں داخل ہوتے وقت کیا تھا۔ اور اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اس کا بیعت کے وقت کا اقرار مصنوعی نہ تھا۔ بلکہ وہ جماعت کو اختیار دیتا ہے کہ جب اس کے اموال کی ضرورت ہوگی۔ وہ دے سکتی ہے" آج حضور کا مطالبہ ہے۔ کہ ہر احمدی اپنی ساری جائیداد وقف کرے۔ اگر جائیداد کی ایک سے ایک ماہ کی آمد زیادہ ہے۔ تو وہ وقف کرے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

احمدیت کے متعلق ایک نومبائع کے تاثرات

ایک نومبائع دوست نے جو عرصہ سے حق کی جستجو میں مارے مارے پھر رہے تھے ذیل کا عریضہ جناب انچارج صاحب بیعت کی خدمت میں ارسال کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہونے کا اقرار کیا ہے۔ ممکن ہے۔ یہ جذبات کسی اور بھولے بھٹکے کی راہنمائی کر سکیں۔ اس لئے انہیں ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

"میں کچھ عرصہ سے تحقیق کر رہا تھا۔ کہ کس جماعت کے ساتھ شامل ہوکر فلاح دارین مل سکتی ہے۔ اور وہ کونسی جماعت ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کی متحمل ہے۔ اور جس کو اس کی اشاعت اور ترویج کا شوق و ذوق اور دلی ولولہ ہے۔ اس فکر میں منہمک ہمہ تن سوچ و بچار بنا رہا۔ کچھ عرصہ بعد دوسرے رشتہ داروں سے میری کشمکش ہوگئی۔ جس کی وجہ سے مجھے ان کو چھوڑ کر علیحدہ ہونا پڑا۔ مگر مجھے کوئی جائے پناہ نہ ملی۔ اور کوئی مفر کہیں نہ پایا۔ آخر کار میں اپنے ایک رشتہ دار (چچا صاحب) کے ہاں گیا۔ جو کہ احمدی ہیں۔ تو انہوں نے مجھے اپنا مکان باوجود بیحد تنگی کے رہائش کے لئے دیا۔ اس عرصہ میں مجھے لٹریچر سلسلہ عالیہ احمدیہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ مزید غور وفکر کیا۔ اور ادھر ادھر مارے مارے پھرا۔ کئی دفعہ قادیان بھی آیا۔ اس فکر میں تھا ہی۔ کہ کاروبار موجودہ شورش کی وجہ سے بند ہوگئے۔ اور کچھ زیادہ یہ فکر بھی کہ بال بچوں کا پیٹ پالنا بھی ضروری بلکہ ازبس ہے۔ پھر روزی کی تلاش میں پھرنا پڑا۔ پھرتے پھراتے عارضی جگہیں مل جاتی رہیں۔ اتنی دیر میں میرے چچا صاحب چودھری ... صاحب احمدی رعیہ ضلع امرتسر کے ہاں رہے۔ گاہے ماہے تنگی ترشی کے ایام تھے تو انہوں نے نہایت درجہ اخلاص سے مناسب مدد فرمائی۔ جس کی وجہ سے ان کا ممنون اور خدا کے حضور دعا گو ہوں۔ کہ خدا اس کا ان کو بہتر اجر دے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ یہی اسلام ہے۔ اور یہی تعلیم ہے۔ جو احمدیت کی روح رواں ہے جس کی وجہ سے وہ عنقریب باران رحمت کل جہان کے لئے بن جائیگی۔ الغرض مجھے اتنے عرصہ میں احمدیت کے متعلق قدرے انقباض تھا۔ اور کئی دفعہ ارادہ کیا۔ کہ بیعت کرلوں۔ لیکن شرائط اتنی زیادہ مشکل پاکر کہ آج کل کی گندی فضا میں ان پر عمل پیرا ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ طبیعت رک جاتی۔ قدرے نمازوں میں شامل ہوتا۔ یہ ایک کشمکش تھی۔ اور ایک زبردست پہلوانوں کی کشتی تھی اپنے نفس کے ساتھ آخرکار بفضلہ دل صاف ہوا۔ اور انشراح پیدا ہوگیا۔ اس وقت جبکہ میں پی۔ آر۔ سی لاہور چھاؤنی میں ملازم ہوں۔ چند دن کی رخصت لے کر قادیان دارالامان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دستی بیعت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ مع چچا صاحب موصوف۔ مگر حضور کے لاہور تشریف لیجانے کی وجہ سے یہ تحریر آپ کو لکھ رہا ہوں۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کل دعاوی کو پڑھ اور سمجھ لیا ہے۔ اور باقی نشیب وفراز سے قدرے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ اس کو بیعت فارم سمجھ لیں۔ میری درخواست سیدنا کے حضور پیش کرکے دعا کے لئے بھی کہہ دیں۔ تا خداوند زیادہ سے زیادہ استقامت عطا فرما کر بڑھ چڑھ کر ہر قسم کی قربانی کرنے کی

اے غافل انسان!

(از مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب)

انسان اے اشرف المخلوقات انسان کیا تجھے اپنی قدر کا بھی علم ہے۔ اور پھر اس اپنے خالق و مالک کی بھی کیا تو قدر کرنا جانتا ہے۔ حاشا و کلّا دراصل تو دونوں معرفتوں سے خالی بلکہ بالکل کورا ہے۔ الّا ماشاء اللہ اس مالک کے خالص بندے تو لاریب اس حقیقت سے جتنے جتنے آگاہ ہیں۔ اتنا اتنا ہی ان کے مدارج میں تفاوت ہے۔ لیکن عوام تو کالانعام ہی کی منزلت رکھ رہے ہیں۔ ایک ناچیز ہستی سے اچھا دانا وبینا بنا کر تجھے اس خلاق نے اپنی رحمتِ واسعہ سے سرفراز کیا۔ جب تو ماں باپ کی گود میں پلا۔ اور بڑھا۔ اور تو نے ہوش سنبھالا۔ تو ماں باپ کو تو تُو نے کچھ پہچانا جتنی تجھے سمجھ آئی۔ لیکن پس پشت ڈالنے کے لئے تجھے صرف وہ ہستی ہی نظر آئی۔ جس نے تجھے اپنی ۹۹ رحمتوں کی گود میں غیر فانی عرصہ کے لئے چنا تھا۔ ہائے کور چشمی اِمادہ کو تو نے عزت دی۔ اس کے آگے گردن جھکائی۔ اس کی بندگی کو ساری عمر وقعت دینا پسند کیا۔ اور اس ارحم الراحمین جود و کرم کے دائمی فیضان برسانے والی ہستی کو تو نے ہمیشہ ادنیٰ خیال کیا۔ اس کو بے بس سمجھا۔ اس کی قدرت اس کے علم پر بھروسہ نہ رکھتے ہوئے اس کو نسیاً منسیاً کرنا ہی اپنا شیوہ بنائے رکھا۔ فانی کو غیر فانی پر مقدم کیا۔ اور اس علیم و قدیر ہستی سے اعراض پر اعراض کرنا تجھے سراسر پسند آیا۔ اور بہت پسند آیا۔ معلم ربانی آئے۔ انہوں نے اچھی طرح تجھے سمجھایا۔ کہ اگر تو صراطِ مستقیم اختیار کریگا۔ تو تو دنیا میں بھی جنت کا منہ دیکھتا رہیگا۔ اور آخرت میں تو تو سدا ہی رہے گا۔ نعیم مقیم کا وارث ہوگا۔ دیکھ تو سدا تندرست رہے گا۔ بیماری اور ہر قسم کے دکھوں سے تجھے نجات ملے گی۔ اور موت کی تلخی تو تجھ پر قطعاً حرام کردی جائے گی۔ وہاں کی کوڑا رکھنے کی جگہ بھی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگی۔ اپنے مالک کی دائمی رضا کے نیچے رہے گا۔ اور وہ تجھ سے کسی وقت بھی ناراض نہ ہوگا۔

تیری آنکھوں کی ٹھنڈک تیرے معبود کا سرور بخش حیات افزا ہوگا۔ تیری آنکھوں کی لذت اس کے سوا تیری رفیقۂ بے مثل سے نیز موتیوں سے بچوں سے بھی بڑھیگی۔ اور تو خوشکن اخلاق سے جدا سدا مسرور رہے گا۔ جو نہ دیکھی آنکھوں نے ان نعیم کی اور نہ سنے کانوں وا سے نعمار کا تو سدا آشنا رہے گا۔ اس کے آلاء بڑھتے بھی رہیں گے۔ اور وہ ایسی عطا ہوگی۔ جو کبھی منقطع بھی نہ ہوگی۔ حیف صد حیف اور حسرت پر حسرت اس پر بھی تیرا رجحان تیرا میلان نفس کی کمینہ لذات کی طرف ہی رہا۔ اور تو نے مادہ پرستی سے پھر بھی اپنا منہ نہ موڑا۔ اپنی فانی لذات کی خاطر جتنا بگڑنا تجھے نامناسب تھا۔ اتنا ہی تو اور بھی بگڑا۔ تیری خلق کی بنیاد بے غرضانہ مشیت متعال سے صرف اس لئے رکھی گئی۔ کہ تو اپنے خالق کے اخلاق سے متخلق ہو کر ایسا محمود ہو جائے۔ کہ اس دوسری اخروی حیات میں تو دنگی اور انیڈا بیندانہ ہونے کے باعث اپنے لئے اپنے دوسرے اخوان کے لئے اور اپنے خالق کی آنکھ کے سامنے ایسے ستودہ صفات سے متصف ہو جائے۔ کہ تجھے بھی ذہنی کاوش نہ ہو۔ نہ ہی تیرے دوسرے ساتھیوں کو اور نہ ہی تیرے بھونڈے اخلاق اس رحمت واسعہ کے اظلال سے کسی قسم کی محرومی سے بھی آشنا ہونے پائیں۔ یہ تو واضح حقیقت ہے۔ کہ موجودہ انسان ہی اگر جنت کا اہل کر دیا جاتا۔ تو جو فسق و فجور اور جو حرکات قبیحہ رات دن یہ کر رہا ہے۔ وہاں بھی یہی ناہنجار وطیرہ رکھ کر نہ خود خوش رہتا۔ اور نہ ہی اپنے رفیقوں پر حیات تنگ کرنے سے باز آتا۔ اور نہ اس مالک کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہی بن سکتا۔ دنیا سے شروع کر کے جو اسکی پہلی تکوین ہے۔ عالم اخروی کے لئے اس کا بتدریج نشو و نما اسی غرض کے لئے اس علیم و حکیم نے محکم کیا۔ چونکہ حصول نعمار کے لئے اسکی یہی تکوین مکمل تھی۔ جو اپنے خالق سے پورے انعام حاصل کرنے کے لائق تھی۔ بدیں وجہ ملائکہ سے یا کسی اور نو

ـع سے اسکی ہی خلق نے احسن تقویم پائی۔ اور اپنے خالق کے لئے اس کے قویٰ میں ہی وہ دائمی لقار کا راز مخفی ہے۔ جو کسی دوسری خلق میں بالکل ہی ناپید ہے۔ ہر شے کی خلق کا مقصد ہے۔ اس لئے صرف اور صرف کامل انسان ہی ہے۔ جو اپنے خالق کی آنکھوں میں بس یہی پسند آیا۔ اور اس کی دین اور اس کے فضل کا یہ عجیب بے مثل کرشمہ ہے۔ کہ خالق کو صرف اپنی اس مخلوق کی روح میں ہی اپنے نور کی تجلیات کا بہرہ ور حصہ رکھنا طیب خاطر ہوا۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

یہ تو ہے تیری قدر جو اس رب العالمین کے ارادے نے ازل سے تیرے لئے مقدر کی۔ اب تیرے شایان یہ ہے کہ تو کسی انسان کا بدخواہ نہ رہے۔ ورنہ تو اس محسن رب کے منشاء کے سامنے حد درجہ کا مجرم ہوگا۔ اس نے بروقت مرسلین (معلمان ربانی) بھی اسی لئے بھیجے کہ تیری حیات کے مقصد کو ظلمت کی آندھیاں کہیں تیری آنکھ سے اوجھل نہ کرسکیں۔ مگر تو نے ان کو دکھ پر دکھ دیا۔ الٹی ان کی ہتک بھی کی۔ اور ان کے قتل کے درپے بھی رہا۔ گذشتہ امثال بھی تیرے جیسے مجرموں کے لئے عبرت نہ ہوئیں۔ جو مرسلین کے سامنے دیکھتے دیکھتے ناکام نامراد ہو کر پیوست خاک ہوگئے۔ تیری تھوڑی سی قیمتی حیات بھی الہٰی واقعات کو تیرے سامنے رکھتے ہوئے تجھے بار بار اواب منیب بننے کی وصیت کرتی رہی۔ اور مرسلان ربانی نے بھی تجھے الہٰی منشاء سے اچھی طرح ہاں مجھے اور تجھکو آگاہ کیا۔ اور اس دنیا کے مجاہدے کی بھٹی سے کندن ہو کر نکلنے کی تاکید اکید بھی کی۔ کیا تھا تھوڑا سا صدق و صفا اور اخلاص کا مجاہدہ۔ مگر تو بھی اپنی ضد پر رہا۔ اور تو نے اصرار کیا۔ کہ جہنم کی بھٹی ہی مجھے منظور ہے۔ برسوں ہاں برسوں تک اگر آخرت میں کچھ ہے تو دیکھا جائے گا۔ اب تو من مانی کرنے سے میں کسی طرح بھی نہیں رک سکتا۔ دنگا مچاؤں گا مروں گا مارونگا۔ اور عنید کا عنید کافر کا کافر۔ اور فسق و فجور کا دلدادہ۔ اور فرعون اور نمرود اور عاد اور ثمود کا قدم بقدم بھائی۔ حد درجہ کا کفر میرا شیوہ مرتے دم تک رہے گا۔ اور شیطان سے بھی چار قدم آگے ہی مسابقت کر کے دکھلاؤں گا۔ لیکن کبھی سوچا بھی آخر یہ کب تک۔ آخر ایک دن میری حیات منقطع ہوگی۔ تو اپنے اباؤ اجداد کی طرح موت کی گرفت میں آئے گا۔ جیسے وہ دنیا کے مسافر خانہ سے خالی ہاتھ گئے۔ تجھے بھی انہی کے نقشِ قدم پر چل کر لحد میں سونا ہوگا۔ اور محاسبہ کے لئے بالکل تیار۔ اس دنیا میں فرمانبردار اور نافرمانبردار کبھی مساوی حیثیت میں تجھے نظر آئے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر تو کیوں گو تیری غفلت بھری ہی عقل ہے تاہم صحیح فیصلہ کے لئے بیداری سے کام نہیں لیتا۔ یاد رکھو اس رب العرش نے یہ تکوین عالم کا فعل بدوں کسی حکمت محکمہ کے نہیں کیا۔ اس کے ستودہ صفات کا یہ فعل ایک غرض پر مبنی ہے۔ اور وہ ہے اسکی اپنی ذات سے تمام جود و کرم کے فیضان کا بطور دوام کے تیری ہاں تیری ذات سے مخصوص کرنا۔ اب سوچ لے تو کہاں کی اینٹ کہاں لگا رہا ہے۔ تجھے اگر اپنے پیدا کرنے والے سے ذرہ بھر بھی محبت ہوتی۔ تو تو یہ کھیل کبھی نہ کھیلتا۔ بلکہ تو اگر اپنے مربی کی طرف ایک بالشت آتا۔ تو وہ بالضرور تیری طرف ایک ہاتھ طے کر کے آتا۔ تیری ہاتھ کی مسافت ہوتی۔ تو وہ دو کھلے ہاتھ کا بعد طے کر کے تیرے قریب ہوتا۔ تو چل کر اسکی طرف بڑھتا۔ تو وہ دوڑ کر تجھے اپنے قرب کی گرفت سے دبوچ لیتا۔ حسرت ہے تو یہی کہ تجھے اس کے احسانوں کے ہوتے ہوئے بھی سراسر اعراض کی ہی سوجھی ہے۔ سبحان اللہ۔ تیرے مولیٰ کی مشیت کتنی عیاں ہے۔ اور تو پھر بھی بے دوف کا بیوقوف ہی بنا ہوا ہے۔ ذرا ہوش سے اب بھی کام لے۔ اب بھی وقت ہے۔ ورنہ تلکم الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون۔

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار قبلہ غلام محی الدین صاحب احمدی تاریخ ... بمقام پشاور رحلت فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ... آپکی عمر سو سال کے قریب تھی۔ گذشتہ سال ماہ ... مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں ... تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت ... کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالمجید احمدی ...

بالکل صحیح فیصلہ ہے۔ جس کے خلاف کبھی نہ ہوگا۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے

کہ فردا کہ بازار مینو نہند
منازل باعمال نیکو دہند
کہ بازار چنداں کہ آگندہ تر
تہی دست را دل پراگندہ تر

یعنی مابعد الموت جبکہ جنت کا بازار لگے گا۔ اس میں اعمال کے مطابق منازل ہونگے۔ اور یہ تو تُو خوب جانتا ہے کہ بازار جتنا بھی پررونق بھرا ہوا ہوگا۔ خالی ہاتھ انسان کا دل اتنا ہی زیادہ پراگندہ ہوگا۔ شاہ ہو یا فقیر دل کا اطمینان بجز انبیاء کے نقش قدم پر چلنے کے ہرگز ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا اور ضعیف البنیان انسان کا گذارہ اللہ تعالےٰ کے دامن کے تمسک کے بغیر کون نہیں کہتا کہ بہت ہی مشکل سا امر ہے۔ انبیاء کے اخلاق ہی سے انسان انسان بنتا ہے۔ معیّت میں امن کی راہ ملتی ہے اور ہمعصر زمانہ بھی امن کا سانس لینے کے قابل بنتے ہیں۔ کہ کونوا مع الصادقین بڑا ہی پُر حکمت گُر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے ہر دو عالم کے امور کی اصلاح کیلئے بیان کر دیا ہے۔ یہ صادق راستباز انّ الذین یبایعونک انّما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم تیرے ہاتھ پر پیوند کے لئے ہاتھ رکھنے والے گویا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہی ان کے ہاتھ پر ہے) اللہ تعالےٰ کے ایماء سے ایسی ہی جماعت بناتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ کے تلے نشوونما پاتی ہے۔ اور فلاح اور بامرادی کا بڑی آسانی سے منہ دیکھنے کے قابل ہو جاتی ہے۔ آج کل تو اللہ تعالےٰ کے خاص رحمت کے دن ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دور ایسی قدرت ثانیہ ہے۔ کہ حق کے اقتدار کو قائم کرنے کے لئے عقلمند انسان کے لئے کانّ اللہ نزل من السماء کا الہامی فقرہ ہی حد سے زیادہ سبق آموز ہے مظہر الحق والعلےٰ کی شان جدا ہے اور کانّ اللہ نزل من السماء میں تو مجاہدین مخلصین کے لئے نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی بشارت ہے۔

اس وقت مجاہدہ کی قبولیت کا وقت خود بخود آپ کی متفرق تحریکوں سے بالکل نمایاں اور عیاں ہے۔ اس وقت ثمرور درخت لگانے میں نہایت ہی سرگرمی سے کام لینا چاہیئے۔ ناداں ہے وہ انسان جو پچاس ساٹھ حد ستر اسّی سال کے لئے ایک ثمرور درخت تو بڑی محنت اور جانفشانی کی کوشش سے لگانا پسند کرتا ہے لیکن وہ اشجار طیبہ لگانے میں جن کا پھل کبھی مقطوع نہیں ہونے کا اس کے لئے پس وپیش اور نہاون سے کام لیتا ہے۔ بھلا فانی کو غیر فانی پر ترجیح دینا بھی کوئی دانشمندانہ طریق ہے یا الٰہی کاموں کے عوض اور اس کی ذات سے محبت کرنے۔ اخلاص اور صدق ووفا دکھانے کے بجائے دنیا دوں کے لئے ہرگز صفت ہونا ہی اچھا ہے عقلمند انسان کو اپنے سرمایہ حیات کی جو مستعار ہے قدر کرنی چاہیئے اور اپنے خالق کے فعل کو دیدہ در آنکھ سے اس کے منشاء کے مطابق سمجھ کر اپنی بے قدری کے لئے پیش پیش نہیں ہونا چاہیئے۔ انسان انسانیت سے ہے ورنہ انعام بل اضلّ کا مصداق ہونا بھی اشرف المخلوقات کی شان کے کبھی شایاں ہو سکتا ہے۔ تدبر فاعتبر۔ رحمٰن کا عبد بن کر زمین پر بغیر ایذا دہی کے قدم رکھ اور مرد باصفا بن۔ بیجا طریق سے چیونٹی کو بھی مضطرب نہ کر اور اس بزرگ کا طریق اپنا اسوہ بنا جو بازار سے سودا لائے تھے۔ اتفاقاً ایک چیونٹی بھی سودے سے نکلی۔ جو نہایت ہی گھبرا رہی تھی۔ آپ نے اس کو کپڑے میں لپیٹا اور جہاں سے آئی تھی وہیں جاکر اس کو چھوڑ آئے۔

ورا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خبردار ہو کر پڑھ اور جس طرح تیرا مطاع رحمۃ للعالمین تھا۔ وہی رحمت کا نمونہ مخلوق خدا کے لئے دکھانے کی کوشش کر اور اسی طرح اپنی قدر میں جتنا بھی چاہے اضافہ کریں۔ اگر تجھے گھر کی دوکان کی مجلس نہیں چھوڑتی تو مالی قربانی سے ہی آخرۃ میں سرخرو ہونے کی کوشش کرو۔ ہمت سے کچھ تو کر تا تجھے تیرا خالق ومالک محبت کی آنکھ سے دیکھ تو سکے۔

اللّٰھم اخلصنا بوجھک

رمضان المبارک کی آمد

سچے عاشق کی یہ نشانی ہے کہ اس کے محبوب کی طرف سے جو کچھ آئے۔ اس کا وہ خیر مقدم کرتا ہے۔ اور امر کی صورت میں ہو یا نہی کی صورت میں۔ ہر دو صورتوں میں تعمیل کرتا ہے۔ اور اصل مقصود یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح محبوب اور اس کا دلدار راضی ہو جائے۔ یہی حال سچے مومن کا ہے کہ وہ اپنے مولیٰ اور آقا کی خوشنودی کے لئے اس کے اوامر ونواہی کو بجالاتا ہے اور امر ہو یا نہی ہر دو صورتوں میں اپنے اندر انشراح پاتا ہے۔

رمضان المبارک کی آمد میں اب چند دن باقی ہیں۔ اور یہ مہینہ مومن کے لئے بہت ہی مبارک مہینہ ہے اس مبارک ماہ کے ذکر میں فانی قریب کا اشارہ ہے یعنی خدا فرماتا ہے۔ کہ رمضان میں بندہ کی دعاؤں اور التجاؤں کے نتیجہ میں خدا قریب ہو جاتا ہے اور بندہ کی دعائیں سنتا اور انہیں قبولیت کا جامہ پہناتا ہے۔ اس مبارک مہینہ کے لئے احباب جماعت کو تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور رمضان المبارک کی آمد پر اس کا عملی رنگ میں خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

قرآن کریم میں رمضان المبارک کے ذکر میں کچھ اوامر ہیں اور کچھ نواہی۔ روزے رکھنے کا حکم ہے اور حالت مرض اور حالت سفر میں روزہ ترک کرنے کا حکم ہے۔ اور مومن کا کام ہے۔ کہ جو کچھ خدا کی طرف سے آئے۔ اسے شرح صدر سے قبول کرے۔ اور اس کے مطابق عمل کرے بعض لوگ خدا کے امر اور نہی کا خیال نہیں رکھتے۔ اور حالت مرض اور حالت سفر میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ ایسا کرنا قرآن کریم کے منشاء کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایسے لوگ خدا تعالےٰ کو اپنے زور بازو سے راضی کرنا چاہتے ہیں حالانکہ خدا کی رضامندی اسی میں ہے۔ کہ جہاں خدا کہے کہ کرو۔ وہاں کرنے میں خدا کی رضامندی ہے۔ اور جہاں خدا فرمائے کہ رک جاؤ۔ وہاں رک جائے۔ اور نہ کرنے میں خدا کی رضامندی ہے۔ سو اصل چیز اور اصل مقصود تو خدا کی رضامندی ہے۔ اگر کرنے سے خدا راضی ہوتا ہے تو ہمیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر رکنے اور نہ کرنے سے وہ راضی ہوتا ہے تو ہمیں رک کر اور وہ کام نہ کر کے خدا کی رضامندی کو لینا چاہیئے۔ بہرحال نظارت ہذا احباب جماعت کو اس مختصر نوٹ کے ذریعہ رمضان المبارک کی آمد کی طرف متوجہ کرتی ہے تاکہ سب دوست اس مبارک مہینہ سے استفادہ کیلئے تیار ہو جائیں

ناظر تعلیم وتربیت

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط وکتابت کریں

ہمارے اجلاس

از ثاقب رزمی نئی دہلی

ہماری جماعت اپنی زندگی کے انقلابی دور سے گذر رہی ہے۔ ہم تاریخ کی نئی قوتوں کو جنم دے رہے ہیں۔ اگرچہ آج ہمسایہ قومیں ہمارے اجتماعوں، ہمارے اجلاس اور ہماری تمام جدوجہد کو کوئی اہمیت نہیں دیتیں۔ لیکن مستقبل قریب میں وہ وقت آ رہا ہے جب ہمارے اجلاس کی کارروائیوں کے تفصیلی حالات ڈھونڈے جائیں گے۔ اور ہماری جدوجہد کو حقیقی معنوں میں ایک انقلابی جدوجہد سمجھا جائے گا۔

تاریخ عالم میں مختلف قوموں نے مختلف مسائل حل کرنے اور مختلف پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اجلاس کئے۔ دنیا کے بڑے بڑے استعمار پرست بادشاہوں نے ہمسایہ ملکوں کی آزادی چھین لینے کے لئے مجلسیں منعقد کیں اور مشورے کئے۔ حال ہی میں ہٹلر نے اپنے ملک گیری کے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے جرمنی میں کونسلیں برپا کیں۔ مشاورتی اجلاس منعقد کئے۔ جن کا نتیجہ ہزاروں خوبصورت شہروں کی تباہی اور لاکھوں بے گناہ انسانوں کی ہلاکت نکلا۔ اس کے برعکس ہمارے اجلاس میں کسی قوم کے ملک پر قبضہ کرنے کی سازش نہیں کی جاتی بلکہ انسانوں کے دلوں پر قبضہ کرنے کے پروگرام سوچے جاتے ہیں۔ ہمارے اجلاس میں عالمگیر انسان دوستی کی تحریک کو پھیلانے کے لئے عملی ذرائع مرتب ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ دنیا کے موجودہ نقشوں کو مٹا کر ایک "نئے نظام، نئے آسمان اور نئی زمین" کی بنیادیں رکھی جا رہی ہیں۔ جن کا نتیجہ نئے خوبصورت شہروں کی تعمیر اور نئے انسانوں کا وجود ہوگا۔

آج تہذیب و تمدن کے اس عظیم دور میں سیاسی غلبے اور قومی برتری حاصل کرنے کے لئے خفیہ کونسلیں منعقد ہوتی ہیں۔ معاشی مضبوطی اور توسیع کے لئے دوسرے ممالک میں تجارتی منڈیاں قائم کرنے کے لئے منصوبے سوچے جاتے ہیں اور اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر انسانوں میں غلط نظریے اور غلط تعلیم پھیلانے کے لئے مشاورتی مجلسیں برپا کی جاتی ہیں۔ لیکن ہمارے اجلاس ایک نئی قسم کے ہیں۔ ان اجلاسوں میں مقدس منصوبے باندھے جاتے ہیں۔ ہمارے اجلاس انہیں مقدس اجلاس سے نسبت رکھتے ہیں جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے مکہ اور مدینہ کی رتیلی گلیوں میں منعقد ہوتے تھے۔ آج وہی مشاورتی اجلاس قادیان کی رتیلی گلیوں میں برپا ہوتے ہیں۔

ہم ناپاک سیاسی ریشہ دوانیوں کے لئے مشاورتی اجتماع نہیں کرتے۔ بلکہ بین الاقوامی اخوت قائم کرنے کے لئے انسانوں میں سائنٹیفک مذہبی تحقیق پیدا کرنے کے لئے۔ اور ان کے ذہنوں کو نئے آسمانی افکار کی روشنی دینے کے لئے ہم اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ دہریت اور الحاد سے سسکتی ہوئی انسانیت تک خدا تعالےٰ کا آخری پیغام پہنچانے کے لئے خوفناک اخلاقی بیماریوں سے مر رہے انسانوں کو خدا تعالےٰ کا آسمان سے بھیجا ہوا قطعی روحانی علاج بتانے کے لئے ہم باہم سر جوڑ کر مشورے کرتے ہیں۔ عہد حاضر کی طاغوتی قوتوں کو اپنی تعمیری تبلیغی جدوجہد سے کچلنے کے لئے فطرت کے نئے اصلی تقاضاؤں کو پورا کرنے کے لئے اور انسانوں کو اپنی ذات کی گہرائیوں سے نیا حسن اور نئے نغمے نکالنے کی تعلیم دینے کے لئے مجلسیں برپا کرتے ہیں۔ پرعزم اصلاحی اقدام کرنے کے لئے موجودہ علم و فلسفہ کے حاملوں کو مذہب۔ روحانیت کی نئی اصلی تعریفیں اور زندگی کے نئے نظریے سکھانے کے لئے مادیت و روحانیت کے صحیح امتزاج اور مذہب و سائنس کے نئے ربط کے ذریعے پرامن زندگی کی مسرتوں سے مستقل طور پر مسکراتی ہوئی دنیائیں پیدا کرنے کے لئے۔

ہم اپنے تبلیغی ہنگاموں کو بلند سے بلند تر کرتے جائیں گے۔ اور اپنے تعمیری اجلاس کو زیادہ سے زیادہ منظم اور پر فکر بناتے جائیں گے۔ آئندہ دور میں ہماری پارلیمنٹ اور ہماری کونسلوں کے نتائج اور کارروائیاں موجودہ بڑی بڑی پارلیمنٹوں کی روئداد اور نتائج پر سبقت لے جائیں گے۔ کیونکہ جہاں موجودہ پارلیمنٹیں اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر انسان کی عمرانی اور معاشی زندگی کو دیا پیچ کرتی ہیں۔ اور تاریخ عالم کو زیادہ سے زیادہ خونیں اور ظلم و استبداد سے معمور بناتی ہیں وہاں ہمارے اجلاس کی کارروائیاں دنیا کو مستقل امن و مسرت دینے والا نظام قائم کرتی ہیں۔ اور انسانوں کو روحانی نور اور اخلاقی اور فکری بلندی دیتی ہیں۔ ہمارے منصوبے ذاتی مفاد سے قطعی طور پر مبرا ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ ہمیں ہی ایک مستقل اور درخشاں فتح عطا کرے گا۔ انشاء اللہ!

آخری دعوت

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۲۰ جولائی کو رمضان المبارک کے ساتھ ہی قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کی پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ بعض احباب اس سلسلے میں قادیان پہنچ چکے ہیں۔ مگر جو لوگ آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اور جن جماعتوں نے ابھی نمائندگان کے نام نہیں بھیجے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ۱۹ جولائی کی شام تک بہر حال قادیان پہنچ جائیں۔ تا کہ ۲۰ کی صبح کو کلاس میں حصہ لے سکیں۔

کلاس بندی اور ٹائم ٹیبل کی ترتیب مدرسہ احمدیہ کے شمالی کمروں میں ہوگی۔ احباب صبح ۹ بجے وہاں پہنچ جائیں۔ آتے وقت قرآن کریم اور نوٹوں کے کاغذ پنسل ہمراہ لائیں۔

قیام و طعام کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی دقت ہو۔ تو انچارج صاحب کلاس یا مجھ سے براہ راست فوراً اس کا فوراً ذکر کیا جائے۔

مدرسہ احمدیہ کے صدر دروازے کے پاس ایک بورڈ لٹکا دیا گیا ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ یہاں نمائندگان قیام پذیر ہیں۔

عبدالسلام اختر ایم اے (سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی)

سابقون

تحریک جدید دفتر اول اور دفتر دوم کا وعدہ کرنے والے احباب نوٹ فرمائیں کہ وہ جو قسط وار دے رہے ہیں۔ وہ بھی کوشش فرمائیں کہ اگر ان کی ایک دو قسطیں ستمبر اکتوبر میں ادا ہونے والی ہیں۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ۲۹ رمضان المبارک کی دعا میں حصہ لینے کے لئے اکٹھی قسطیں ادا کر کے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر لیں۔ اور وہ جن کا وعدہ ہی ستمبر، اکتوبر یا نومبر کا ہے۔ انہیں تو یہ کوشش کرنا ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کو ۲۹ رمضان المبارک تک اس لئے پورا کریں۔ کہ وہ اپنے وعدہ کے وقت سے پہلے ادا کر کے سابقون میں بھی آ جاتے ہیں۔ اور یہ کہ سال کا آخری وقت بھی قریب آ گیا ہے نیز غلہ فنڈ کی طرف آپ کی توجہ اس لئے درکار ہے کہ گندم خریدنے کا وقت ختم ہونے کے قریب آ گیا ہے۔ آپ فوری توجہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید

کمپوڈر کی ضرورت

ڈاکٹر غفور الحق صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس جو کوئٹہ میں پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں کو ایک کمپوڈر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب ان سے تنخواہ اور دیگر کوائف کے متعلق براہ راست فیصلہ کریں۔ ان کا پتہ حسب ذیل ہے۔ ڈاکٹر غفور الحق صاحب ایم۔ ڈی۔ ایس طوغی روڈ کوئٹہ۔

ناظر امور عامہ قادیان

عمر بھر کا روگ دور کرنے والی لاثانی دوا
ہمدرد نسواں

یہ بے مثل دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ عورتوں کے حق میں اس کی سب سے بڑی ہمدردی یہی ہے کہ یہ بفضلہ اٹھرا جیسے موذی مرض سے کامل نجات دلاتی ہے۔ اور کیوں نہ دلائے۔ جب کہ اس کو خاص حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے تحریر فرمودہ نسخہ کے عین مطابق نہایت اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ دوا نہیں۔ بلکہ بے چراغ گھروں کا نور اور زخم خوردہ ماؤں کے دل کا مرہم ہے۔ حمل کا گر جانا۔ مردہ بچوں کا پیدا ہونا یا بچوں کا بعد پیدائش پیچش۔ ام الصبیان اور سوکھے جیسی بیماریوں کا شکار ہو کر جان دیدینا۔ بچوں کا نامکمل خلقت یا حد درجہ لاغری کی حالت میں پیدا ہو کر جلد مر جانا وغیرہ وہ عوارض ہیں جن کے حق میں یہ دوا اسم قاتل ہے۔ اور ان عوارض کی دشمن ہوتے ہوئے ہمدرد نسواں کے نام سے مشہور ہے۔ خالص ترین مفردات سے تیار کی گئی ہے۔ اس لئے حد درجہ زود اثر ہے۔ قیمت مکمل کورس عـ۲۰ـہ فی تولہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول سرگودھا

جائنٹ مندر عمل کرڈ ٹریڈنگ فرم لمٹیڈ اس [illegible] بنام فرم دیا رام رام چند سکنہ اینا شیش وار اس سکنہ سرگودھا مذکور مکند لال بنام سرگودھا مذکور مکند لال

بنام

فرم دیا رام رام چند واقعہ سہاری پور موگنج بذریعہ رام چند ولد دیا رام مالک و حصہ دار فرم مذکور۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں چونکہ مدعا علیہ مذکور تعمیل حسن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ماہ اگست ۱۹۴۷ء کو مقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔ آج بتاریخ ۲۴ ماہ ۱۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا ضرور دیں۔

کلام الٰہی کے شیدائیوں کو خوشخبری

قرآن مجید کا مستند ترجمہ شائع ہو گیا

قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنا ہر احمدی کا فرض ہے بچوں کو بچپن ہی سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھانا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ بچپن ہی سے ان کی زندگی پر قرآنی رنگ چڑھ جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کے لئے بارہا جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ اور حضور یہ خواہش کئی دفعہ فرما چکے ہیں۔ کہ ہر احمدی کو قرآن مجید کا ترجمہ آنا چاہیئے۔ تا یہ جماعت احمدیہ کا ایک امتیازی نشان بن جائے۔

مکتبہ احمدیہ نے حال ہی میں قرآن مجید مترجم شائع کیا ہے۔ جس کی مدد سے قرآن مجید کا ترجمہ نہایت آسانی سے سیکھا جا سکتا ہے۔ اس کی چند خصوصیات یہ ہیں۔

یہ ترجمہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل اجل حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے۔ اس لئے ترجمہ کی صحت پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ ترجمہ کا مسودہ حضرت میر صاحب رضؓ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کی مرکزی لائبریری میں رکھ دیا ہے۔ (۲) حاشیہ پر نہایت مفید تفسیری نوٹ ہیں۔ جن میں مشکل آیات حل کی گئی ہیں۔ یہ تفسیری نوٹ بڑی بڑی ضخیم تفسیروں کا نچوڑ ہیں۔ (۳) ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اس لئے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے والوں کے لئے بہت مفید اور معاون ہے (۴) یہ نظارت تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ کا منظور کردہ ہے۔ اس کے عربی متن کی کتابت یسرنا القرآن کی مقبول عام طرز کتابت پر کرائی گئی ہے۔ (۵) ترجمہ تحت اللفظ ہونے کے ساتھ ہی نہایت آسان اور عام فہم بھی ہے

ھدیہ:۔ جلد معمولی دس روپے جلد آئیل کلاتھ ساڑھے گیارہ روپے۔ شادی کے موقعہ پر جہیز میں دینے کے لئے آئیل کلاتھ کی جلد بہت اعلیٰ تحفہ ہے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ احمدیہ قادیان

ضروری خبریں

پنجاب کے حد بندی کمیشن کا پروگرام

لیگ کا کیس پیش کرنے کیلئے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب لاہور تشریف لے آئے

لاہور ۱۵ جولائی پنجاب کی حد بندی کرنے والا کمیشن ۱۶ جولائی سے مختلف پارٹیوں کے دعاوی کی سماعت لاہور ہائی کورٹ میں شروع کر دیگا۔ مسلم لیگ کا کیس چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب پیش فرمائیں گے۔ آپ لنڈن سے لاہور تشریف لے آئے ہیں۔ ہندوؤں کی طرف سے بمبئی کے مشہور بیرسٹر مسٹر سیتلواڈ پیش ہوں گے۔ اور سکھوں کی طرف سے سردار ہرنام سنگھ ایڈووکیٹ پیش ہوں گے۔ آج کمیشن کا دوسرا اجلاس ہوا جس کے بعد ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کے وکلاء نے کمیشن کے ممبروں سے تبادلہ خیالات کیا۔ بدھ کے روز سر سائرل ریڈکلف صدر کمیشن دو ممبروں جسٹس محمد منیر اور جسٹس تیجا سنگھ کے ہمراہ بذریعہ طیارہ پنجاب کے بعض حصوں کا جائزہ لیں گے۔

موجودہ انتظام کے مطابق پہلے چار دن ہندوؤں اور سکھوں کے وکلاء اپنے اپنے دلائل پیش کریں گے۔ اس کے بعد چار دن مسلمانوں کے وکلاء اپنے دلائل پیش کریں گے۔ اس کے بعد ایک دن پھر ہندوؤں اور سکھوں کو لیگ کے دلائل کا جواب دینے کے لئے دیا جائے گا۔ امید ہے کہ کمیشن اگست کے پہلے ہفتہ تک اپنا کام ختم کرے گا۔

ہندوستان میں اہم سیاسی تغیرات کا امکان

نئی سیاسی پارٹیوں کی تشکیل کی تیاری

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ کانگرسی حلقوں کا بیان ہے کہ ۱۵ اگست کے بعد ہندوستان میں اہم سیاسی تبدیلیاں واقع ہو جائیں گی۔ ممکن کانگرس کو توڑ دینے کا اعلان کر دیا جائے۔ کانگرس ہائی کمان اس وقت دو گروپوں میں منقسم ہے۔ ایک گروپ کا خیال ہے کہ جن لیڈروں نے آزادی دلائی ہے وہی اب متحد ہو کر تعمیری کام کریں۔ دوسرے گروپ کا خیال ہے کہ اس وقت تک حصول آزادی کے مشترکہ مقصد کی وجہ سے اختلافات کو دبایا جاتا رہا۔ اب جبکہ آزادی ملنے والی ہے تمام لیڈروں کو اپنے اپنے خیالات کے مطابق نئی پارٹیاں قائم کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔

پنڈت نہرو اور مسٹر جے پرکاش نرائن نظام حکومت کو سوشلسٹ شکل دینے کے لئے نئی پارٹی بنانے کے خواہاں ہیں۔ اسی طرح سردار پٹیل بھی ایک پارٹی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جسے بہت سے ہندو راجاؤں کی مدد حاصل ہو گی۔ یہ پارٹی خالص ہندو مفاد کی حفاظت کرنے کی مدعی ہو گی۔ اور ہندی کو ہندوستان کی سرکاری زبان بنانے کی کوشش کرے گی۔

قیام پاکستان پر جشن منانے کی تیاری

کراچی ۱۵ جولائی۔ حکومت پاکستان کے قیام پر جشن منانے کے سلسلے میں سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نے ایک ہفتہ کا پروگرام مرتب کیا ہے۔ جو ۱۰ اگست سے شروع ہو گا۔ امید ہے کہ اس تقریب میں پاکستان کے تمام بحری بیڑے بھی حصہ لیں گے۔ ۱۶ اگست یوم دعا مقرر کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ صوبائی حکومت ۱۵ اگست سے ۱۸ اگست تک عام تعطیلات کا اعلان کر دے گی۔

ہندوستان کی آزادی کا بل دارالامراء میں بھیج دیا گیا

لنڈن ۱۵ جولائی۔ آج برطانوی دارالعوام میں آزادی ہند کے بل پر بحث ختم ہو گئی اور اسے منظور کر کے دارالامراء میں بھیج دیا گیا۔ امید ہے کہ کل وہاں سے منظور ہو کر جمعہ کے دن ملک معظم اس پر مہر تصدیق ثبت کر دیں گے۔ آج کی بحث میں سر سٹیفورڈ کرپس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امید ہے کہ ۱۵ اگست کو جب دونوں آباد یاتی حکومتیں قائم ہو جائیں گی۔ تو لوٹ مار اور قتل و غارت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ اور دونوں حکومتیں اتحاد و اتفاق کے ساتھ براعظم ہند کے مفاد کے لئے جد و جہد شروع کر دیں گے۔ دونوں حکومتوں کے تعلقات برطانیہ سے دوستانہ اور مساوی درجہ کے ہوں گے۔

ضرورت پڑنے پر برطانیہ ہر دو حکومتوں کی مشکلات کو حل کرنے اور مدد کرنے کے لئے تیار رہیگا۔

مسٹر جناح گورنمنٹ ہاؤس میں رہیں گے

کراچی ۱۵ جولائی معلوم ہوا ہے کہ یکم اگست تک محکمہ پاکستان کی مرکزی حکومت اپنا کام شروع کر دے گی۔ پانچ سو افسر۔ چار ہزار کلرک۔ اور دو ہزار چپڑاسی اپنے کنبوں کے ہمراہ سپیشل ٹرینوں کے ذریعہ کراچی پہنچ جائیں گے۔ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مسٹر محمد علی جناح ۷ اگست کو کراچی پہنچ جائیں گے۔ آپ کی رہائش کے لئے موجودہ گورنمنٹ ہاؤس میں انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

لارڈ مونٹ بیٹن کو وائسرائے بنانے کی مذمت

کلکتہ ۱۵ جولائی آل انڈیا فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعے ۱۵ اگست کو یوم آزادی کی تقریب منانے کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس امر کی شدید مذمت کی ہے کہ کانگرس نے لارڈ مونٹ بیٹن کو ہندوستان کا گورنر جنرل بنانے کی سفارش کی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ لارڈ مونٹ بیٹن نے کوہیما اور امپھال کے میدانوں میں سوبھاش چندر بوس کی آزاد ہند فوج کی مزاحمت کی تھی۔ اس کے علاوہ سنگاپور میں اس فوج میں کام کرنے والے سپاہیوں کی یادگار کو مسمار کر دیا تھا۔ اس لئے ہندوستانیوں کو ہرگز ان پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے۔

مسلح فوجوں اور توپخانے کی تقسیم

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ مسلح افواج ہند کے ہیڈ کوارٹرز نے آج شب اعلان کیا کہ مسلح کوروں، توپ خانہ اور انجینیرز کی ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہو گئی ہے۔ ہندوستان کو ۱۴ مسلح کوریں۔ اور پاکستان کو ۶ مسلح کوریں دی گئی ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے اور بنگال آسام ریلوے کی تقسیم کا اعلان

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کی تقسیم کے بعد نارتھ ویسٹرن ریلوے اور بنگال آسام ریلوے کی تقسیم ناگزیر ہو گئی ہے۔ چنانچہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا جو حصہ پاکستان کے علاقہ میں ہے۔ اس کا نام بدستور نارتھ ویسٹرن ریلوے رہے گا۔ لیکن ریلوے کا جو حصہ ہندوستانی یونین میں واقع ہے۔ اور جو دہلی اور فیروزپور کے ڈویژنوں پر مشتمل ہے۔ وہ آئندہ ایسٹرن پنجاب ریلوے کے نام سے موسوم ہو گا۔

مسٹر ایف۔ اے۔ ایم خان کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ایڈیشنل جنرل منیجر مقرر کیا گیا ہے آپ ۱۵ اگست کو جنرل منیجر مقرر ہو جائیں گے۔

آئین ساز اسمبلی میں تحریک

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ آئین ساز اسمبلی کے ممبر مسٹر مہابیر تیاگی نے یونین آئینی کمیٹی کی رپورٹ میں ایک ترمیم کے لئے تحریک پیش کی ہے۔ اس تحریک کے ذریعہ آزاد ری پبلک آف انڈیا کا نام ری پبلک آف ہندوستان یا بھارت تجویز کیا گیا ہے۔

سی۔پی گورنمنٹ کا اعلان

کٹک ۱۵ جولائی۔ اڑیسہ گورنمنٹ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ملک کی تقسیم سے صوبہ کی اقلیتوں کے حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اقلیتوں کے تمام موجودہ حقوق قائم اور برقرار رہیں گے۔ اور حکومت بدستور سابق ان کا خیال رکھے گی۔